Name: Ruwaida Khan
Supervisor: Dr. Imran Ahma d
Department: Urdu
Topic: Urdu Mein Tarikhi Naviloon ki Ahamiyat-o-Manawiyat

نام: رویدا خان
نگراں: ڈاکٹر عمران احمد
شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
موضوع: اردو میں تاریخی ناولوں کی اہمیت و معنویت

تلخیص

یہ مقالہ کل پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ مقالے کے پہلے باب میں تاریخ اور ناول کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے تا کہ تاریخ اور ناول کا رشتہ مکمل طور پر واضح ہو سکے۔ تاریخی ناول درحقیقت ایسے ناول ہیں جن میں کوئی تاریخی شخصیت یا واقعہ کو اس طرح پیش کیا جائے کہ اس عہد کی زندگی کی حقیقی تصویر نظروں کے سامنے آجائے۔ ان کا موضوع عصری زندگی کے بجائے تاریخ ہوتا ہے۔

ایک عرصے تک تاریخ سے مراد بادشاہوں، جرنیلوں، فاتحوں اور امراء کے کارناموں کو قرار دیا جاتا رہا ہے۔ لیکن ہیگل نے تاریخ کے اس تصور پر ضرب لگائی۔ اس نے تاریخ کے اس مروّجہ تصور کو یکسر بدل ڈالا اور اب تاریخ کا جو نیا تصور پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ تاریخ کے عمل میں عوام بھی اسی حد تک شریک ہیں جس حد تک صاحبان اقتدار بلکہ اگر یوں کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ تاریخ سازی کا عمل عبارت ہی ہے عوام سے جو بڑی حد تک ان عوامل اور محرکات کی علّت بھی ہیں اور معلول بھی جن کے باہمی ردّعمل سے ہر عہد دوسرے عہد سے ممتاز و مختلف ہوتا ہے۔ اس نئے تصور کے تحت تاریخی ناول کو فروغ ملا۔ تاریخی ناول نے معاشرتی اور نفسیاتی ناول کی طرح باقاعدہ ایک فن کی صورت اختیار کر لی۔ بالآخر آہستہ آہستہ اس کے فن میں وہ پختگی آگئی جس کی بنا پر ادب عالیہ میں اسے ایک اہم مقام حاصل ہوا۔

اردو میں تاریخی ناول کم لکھے گئے ہیں اور اس کے فن پر اس سے بھی کم مواد ملتا ہے۔ ۱۸۸۸ء میں شرر نے پہلی بار تاریخ کو ''ملک العزیز ورجنا'' کی شکل میں پیش کیا جو بے حد مقبول ہوا۔ شرر پہلے ادیب ہیں جنھوں نے تاریخ کو ناول کی شکل میں منظر عام پر لانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کو ان کے اسلاف کے کارنامے یاد دلا کر ان کے زوال کے اسباب پر غور وفکر کرنے کی دعوت دی۔ سر والٹر اسکاٹ اور بنکم چند چٹرجی کے ناولوں سے ان کو تقویت ملی اور مسلمانوں کے احیا کا بیڑا اٹھایا۔ انھیں اب مکمل یقین ہوگیا کہ ناول کے ذریعہ قوم کی کایا پلٹ کی جاسکتی ہے۔

شرر کے علاوہ بہت سے ادیبوں نے تاریخی ناول لکھے مگر وہ ناول کے فنی تقاضوں کو پورا نہ کر سکے۔ مثلاً نسیم حجازی، عنایت اللہ التمش، صادق سردھنوی وغیرہ۔ بیسویں صدی کی پر پیچ فضاؤں میں بے شمار ناول نگاروں نے تاریخی ناول کے

دیے کو روشن رکھا۔اس موضوع پر سیر حاصل بحث باب دوم میں کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں آزادی کے بعد اردو میں لکھے گئے تاریخی ناولوں سے بحث کی گئی ہے اور ان کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس باب میں ان نیم تاریخی ناولوں کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے جو تہذیبی، معاشرتی اور سیاسی اثرات سے قاری کو روشناس کراتے ہیں۔ آزادی کے بعد اردو ناول نگاری نے ان تمام مسائل کو پیش کیا ہے جو مسلمانوں کو درپیش تھے۔تیسرے باب کو (الف) اور (ب) دو جزو میں تقسیم کیا گیا ہے۔جزو (الف) میں تاریخی ناول نگاروں کا ذکر ہے اور جزو (ب) میں نیم تاریخی ناولوں میں تہذیبی،معاشرتی ،سیاسی اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آزادی کے بعدنیم تاریخی ناولوں کے ارتقاء میں فن او رتکنیک کے لحاظ سے متعدد زاویے قائم ہوگئے۔ ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں ترقی پسند ناول نگاروں نے جن مقاصد کے تحت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان مقاصد میں انھیں ناکامیوں کا منھ دیکھنا پڑا۔ چنانچہ اس طرح آزادی کے بعد جو ناول تحریر کیے گئے ان ناولوں کے موضوعات کشت وخون ، فسادات وغیرہ پر منحصر ہیں، جواس دور کے دلدوز واقعات کی سچی تصویر کشی اپنے اپنے نقطۂ نظر سے کرتے ہیں۔

چوتھے باب میں دیگر زبانوں سے اردو میں ترجمہ شدہ تاریخی ناولوں سے بحث کی گئی ہے۔

پانچویں باب میں موجودہ دور کے تاریخی وتہذیبی ناولوں سے بحث کی گئی ہے۔

تاریخی ناولوں کی اہمیت ومعنویت یہ ہے کہ ان کے مطالعہ سے قاری اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہ ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے اسلاف کی گذشتہ یادیں اسے خواب غفلت سے بیدار کرتی ہیں۔ قاری اپنے اسلاف کے روشن پہلوؤں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔اس کا اولین مقصد ماضی کے خوش گوار واقعات کی تلاش اور تجزیہ کرنا ہے۔ تاریخی ناولوں میں قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں پنہاں ہیں۔ ان سے اپنے اسلاف کے گزشتہ کارناموں پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ ناول اسلاف کے کارناموں کے اسرار کو کھولتے ہیں۔ ان ناولوں میں اس عہد کی سچائی پنہاں ہوتی ہے جس عہد کو تاریخی ناول نگار اپنے ناول میں سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔اس میں اس عہد کے انسانوں کی باطنی اور خارجی زندگی کو موضوعِ بحث بنایا جاتا ہے۔

تاریخی ناول دراصل اس عہد کے سماجی حالات اور مسائل کی تصویرکشی کے ساتھ ساتھ اس عہد کی تاریخ بھی بیان کرتے ہیں۔ تاریخی ناول نگار کا اہم مقصد اسلاف کے کارناموں کو بیان کر کے اصلاح معاشرت ہوتا ہے۔اس میں سماج کو جھنجھوڑ کر خواب خرگوش سے بیدار کرنے کی پوری قوت ہوتی ہے۔ ان ناولوں کو پڑھ کر قاری اس پر غور وخوض کرتا ہے کہ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہیں۔اس عمل سے اس میں خود احتسابی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔وہ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر بیتے ہوئے درخشاں ایام کو واپس لانے کی کوشش کرتا ہے۔تاریخی ناول وہ آئینہ ہے جس کو سامنے رکھ کر اس کا قاری اپنے ماضی اور حال کا موازنہ کرکے مستقبل کا راستہ تیار کرتا ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو اردو میں تاریخی ناولوں کی اہمیت ومعنویت عصر حاضر میں بھی اپنی جگہ پر قائم و دائم ہے۔